سوال

(82) دو حدیثوں کے درمیان تطبیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ ﷺ کا قول ہے، ''اے اللہ! مجھے حالت مسکینی میں زندہ رکھ، اور موت بھی مجھے حالت مسکینی میں دے اور (قیامت کے دن) مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما''۔ اور دوسرا قول ہے، ''اے اللہ میں کفر سے، فقر سے، اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں''۔ ان دونوں اقوال رسول اللہ ﷺ میں تطبیق کی کیا صورت ہے، نبی ﷺ کا فقر سے پناہ پکڑنا متعدد احادیث میں وارد ہے تو کیا پہلی حدیث صحیح ہے؟ آپ کا بھائی: ابو یاسر عبداللہ بدھ: 1414ھ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہاں حدیث صحیح ہے ترمذی: (2 60) ابن ماجہ (2 4126)، ضیاء المقدسی المختار اور عبداللہ بن حمید میں یہ حدیث لاتے ہیں، اسی طرح الارواء رقم: (861) اور الصحیحہ (1 555) میں برقم: (308) مذکور ہے اسے ابو سعید خدری، انس بن مالک، عبادہ بن صامت اور ابن عباس نے روایت کیا ہے۔

اور امام ابن جوزی نے اسے موضوعات میں ذکر کرکے زیادتی کی ہے، امام ابن حجر عسقلانی وغیرہ ان پر رد کیا ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا ہے، ''اس کی وجہ میرے نزدیک یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی مسکینی کا سوال نہیں کیا جس کا معنی قلت اور تنگدستی کی طرف لوٹتا ہے بلکہ اس مسکینی کا سوال کیا ہے جس کا معنی تواضع اور انکساری کی طرف لوٹتا ہے حافظ ابن حجر تلخیص ص: (275) میں فرماتے ہیں امام ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کرکے زیادتی کی ہے اور انہوں نے یہ اقدام اس لیے کیا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو آپ ﷺ کی حالت وفات کے مباین سمجھا ہے کیونکہ آپ ﷺ بحالت کفاف تھے، رجوع کریں صحیح الجامع (1711) رقم: (1261)،۔

اور بعض مصابیح اور مشکاۃ نے اسے (2 447) باب فضل الفقراء میں ذکر کیا ہے مرقاۃ (10 11)،

بعض نے کہا ہے، ''مجھے متواضع بنا، جابر اور متکبر بنا، '' یہ نہیں کہا کہ مجھے فقیر بنا دے تاکہ محتاج اور حقیر ہونے کا وہم نہ رہے۔

میں کہتا ہوں: مذکورہ نقول سے دونوں مسئلوں کا جواب ثابت ہوگیا۔

اور مال کے موجود ہونے سے آدمی غنی نہیں بن جاتا، غنیٰ تو نفس کا غنیٰ ہے مال کی قلت سے آدمی حقیقی مسکین نہیں بنتا کیونکہ بہت سے نادار متکبر ہوتے ہیں اور نبی ﷺ کا قول

، ''وعائل مستکبر''بھی اس پر دلالت کرتا ہے کسی نے کہا، ''مسکینی کی دعا سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد مال کے ساتھ قلت اشتغال ہے کیونکہ انسان کو حد کمال سے خارج کر دیتا ہے مرقاۃ میں اسی طرف اشارہ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص181

محدث فتویٰ